۱۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ایڈیٹر۔ غلام نبی

تارکا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ ہر
سہ ماہی ۔ ۱۲ر
بیرون ہند سالانہ ۔ ۔ ۔

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۹ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ نومبر ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ سردرد۔ اور اسہال کی وجہ سے علیل ہے۔ دعا کی جائے کہ صحت ہو جائے ۔:

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آج مع بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ۔:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ہاں ولادت باسعادت کی خوشی میں کل مدارس میں اور آج دفاتر میں دوسری تعطیل منائی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عالم آخرت کی بعض دلچسپ کیفیات

عالم آخرت درحقیقت دنیوی عالم کا ایک عکس ہے اور جو کچھ دنیا میں روحانی طور پر ایمان اور ایمان کے نتائج۔ اور کفر اور کفر کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں وہ عالم آخرت میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔ یعنی جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ ہمیں اس تمثیلی وجود سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ اور ذرا سوچنا چاہئے کہ کیونکر روحانی امور عالم رؤیا میں متمثل ہو کر نظر آجاتے ہیں۔ اور عالم کشف تو اس سے بھی عجیب تر ہے۔ کہ وجود عدم غیبت حس اور بیداری کے روحانی امور طرح طرح کے جسمانی اشکال میں انہیں آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ بسا اوقات عین بیداری میں ان روحوں سے ملاقات ہوتی ہے جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں۔ اور وہ اسی دنیوی زندگی کے طور پر اپنے اصلی جسم میں اسی دنیا کے کپڑوں میں سے ایک پوشاک پہنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور باتیں کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان میں سے مقدس لوگ باذنہ تعالیٰ آئندہ کی خبریں دیتے ہیں۔ اور وہ خبریں مطابق واقعہ نکلتی ہیں۔ بسا اوقات عین بیداری میں ایک شربت یا کسی قسم کا میوہ عالم کشف سے ہاتھ میں آتا ہے۔ اور وہ کھانے میں نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ اور ان سب امور میں یہ عاجز خود صاحب تجربہ ہے۔ کشف کی اعلیٰ قسموں میں سے یہ ایک قسم ہے۔ کہ بالکل بیداری میں واقع ہوتی ہے۔ اور یہاں تک اپنے ذاتی تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک شیریں طعام۔ یا کسی قسم کا میوہ یا شربت غیب سے نظر کے سامنے آگیا ہے۔ اور وہ غیبی ہاتھ سے منہ میں پڑتا جاتا ہے۔ اور زبان کی قوت ذائقہ اس کے لذیذ طعم سے لذت اٹھاتی جاتی ہے۔ اور دوسرے لوگوں سے باتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جو اس ظاہری بخوبی اپنا اپنا کام دے رہے ہیں۔ اور یہ شربت یا میوہ بھی کھایا جا رہا ہے۔ اور اس کی لذت اور حلاوت بھی ایسی ہی کھلی کھلی طور پر معلوم ہوتی ہے بلکہ وہ لذت اس لذت سے نہایت الطف ہوتی ہے اور یہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ وہم ہوتا ہے یا صرف بے بنیاد تخیلات ہوتے ہیں۔ بلکہ واقعی طور پر وہ خدا جس کی شان بکل خلق علیم ہے۔ ایک قسم کے خلق کا تماشا دکھا دیتا ہے۔ پس جبکہ اس قسم کے خلق اور پیدائش کا دنیا میں ہی نمونہ دکھائی دیتا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ کے عارف اس کے بارے میں گواہی دیتے چلے آئے ہیں۔ تو پھر وہ تمثلی خلق اور پیدائش جو آخرت میں ہوگی۔ اور میزان اعمال نظر آئے گی۔ اور پل صراط نظر آئے گا۔ اور ایسا ہی بہشت کے اور امور روحانی جسمانی شکل کے ساتھ نظر آئیں گے۔ اس سے کیوں عقلمند تعجب کرے۔ (الحکم ۱۷۔ جون ۱۹۰۳ء)

جرمنی اور ترکی اخبارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ کا ذمہ دار کون ہے

یہ جنگ "ڈانزگ" یا "کاریڈور" جیسے مسائل کی بنا پر شروع نہیں ہوئی۔ ان مسائل کا تصفیہ ہو سکتا تھا۔ "امن ہٹلر کی رعونت اور انانیت پر قربان کر دیا گیا" ان الفاظ کے ساتھ ترکی کے سرکردہ اخبار "ادس" میں "احمد شکر واسمیر" نے "جنگ کس طرح شروع ہوئی" کے عنوان کے تابع اپنا مقالہ افتتاحیہ ختم کیا ہے۔

مدیر موصوف نے لکھا ہے "جب کوئی جنگ شروع ہوتی ہے تو اس میں شریک حکومتیں اپنے نظریئے کی وضاحت اور صفائی میں مختلف رنگوں کی کتابیں شائع کرتی ہیں۔ اس جنگ کے موقعہ پر برطانیہ نے ایسی دو کتابیں شائع کی ہیں۔ ایک کا عنوان ہے "وائٹ پیپر" اور دوسری کا "بلیو بک"۔ آخر الذکر کا ابھی ہم نے مطالعہ نہیں کیا۔ صرف اس کا خلاصہ برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کی وساطت سے سنا ہے۔ لیکن وائٹ پیپر کا ہم نے بغور مطالعہ کیا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ برطانیہ نے جنگ کے اسباب اور آغاز کے بارے میں اپنے نظریئے کی صفائی پیش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کوئی لفظ ایزاد کئے بغیر صرف تمام کمال خط و کتابت شائع کر دی ہے اس لئے اس امر کا فیصلہ کرنا کہ جنگ کی ذمہ داری کس پر عائد کی جا سکتی ہے عہد حاضرہ کے وقائع نگار اور مستقبل کے مورخ کا کام ہے۔

وائٹ پیپر میں مندرج واقعات بیان کرنے کے بعد مدیر موصوف نے لکھا ہے "حقیقت یہ ہے کہ جب ہٹلر نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ بیک ریولینڈ کا وزیر خارجہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اس کے حضور میں حاضر ہو۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ بیک کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے۔ جو اس سے قبل وہ شسشنگ (آسٹریا) اور ہاشا (چیک) کے ساتھ کر چکا تھا۔ جو شخص برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کرنے کی ہمت اور استعداد رکھتا تھا۔ اسے معافی مانگنے کے لئے فیوہرر کے قدموں میں جانا تھا۔ کیا اس سے قبل چیمبرلین۔ شوشنگ اور ہاش اس کے حضور حاضر نہ ہو چکے تھے۔

کوئی قوم اپنی عزت اور آبرو برقرار رکھ کر ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ آسٹریا اور چیکوسلواکیہ نے اس حقیقت سے انحراف کیا۔ پولینڈ نے ان دونوں کی تقلید کرنے سے انکار کیا۔ اگر پولینڈ بھی آسٹریا اور چیکوسلواکیہ کی طرح سر تسلیم خم کرنے پر آمادہ ہو جاتا تو آج اس کی بھی وہی حیثیت اور حالت ہوتی۔ جو چیکوں کی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ان کے بعد کس کی باری ہوتی جنگ "ڈانزگ" یا "کاریڈور" جیسے مسائل کی بنا پر شروع نہ ہوئی تھی۔ ان کا تصفیہ ہو سکتا تھا۔ امن ہٹلر کی رعونت اور انانیت پر قربان کر دیا گیا

ہٹلر کے قتل کی سازش اور نازی

استنبول بذریعہ ڈاک "جو ایک بدی کرتا ہے اسے ہزار بدیوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جرمنی میں مطلق العنانی کا دور جاری رکھنے کے لئے ظالمانہ اور وحشیانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ بیئرہال میں ہٹلر کو قتل کرنے کا اقدام ان کا ہی نتیجہ ہے"

بیئرہال کے حادثہ کے سلسلہ میں مشہور ترکی اخبار "ینی صباح" نے مذکورہ بالا الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ اور مزید لکھتا ہے۔ اس حادثے کے لئے برطانیہ کو ملزم گرداننے کی جرمنی کی کوشش نہایت بے معنی ہے جب تک اس سازش کے اصلی بانیوں کا سراغ نہیں ملتا۔ اس کے لئے ان ظالمانہ طریقوں کو ذمہ دار قرار دیا جا سکتا ہے جو جرمنی کے اندر اختیار کئے جا رہے ہیں۔

ترکی کے تمام اخبارات نے کم و بیش اس حادثے کے متعلق اسی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس حادثے میں برطانیہ کا ہاتھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اخبار "ادس" لکھتا ہے اس حادثے کے لئے برطانیہ کو ملزم گردانے کی جرمنی کی کوششیں نہایت مضحکہ خیز ہیں نہ صرف ممالک غیر میں بلکہ خود جرمنی کے اندر بھی جرمنی کے حکمرانوں کے اس بیان کو صحیح تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ انگریز قوم اور اس کے مدبر ایسے اقدامات کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اصل میں یہ حادثہ بعض نازیوں کے ہی اضطراب اور تشویش کا نتیجہ ہے۔ جو گذشتہ اگست سے جرمنی کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی سے بیزار ہیں۔ اس حادثہ کا سبب جرمن قوم کا یہ احساس بھی ہو سکتا ہے کہ جنگ کے باعث جرمنی مصائب اور آلام میں گھر گیا ہے۔

اسی طرح اخبار "سون پوستا" نے اس حادثہ کی ذمہ داری برطانیہ پر ڈالنے کے لئے جرمنی کی کوشش کو خلاف عقل قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے اس سازش کے ذمہ دار خود نازی پارٹی کے وہ ارکان قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ جو کمیونزم کے خلاف ہیں۔ یا ممکن ہے کہ یہ سازش جرمنی کے ان سابق فوجی افسروں نے کی ہو۔ جو موجودہ دور سے مطمئن نہیں۔

جرمنی کو شرائط ماننا پڑیں گی

"صبر آزمائی کی جس جنگ کی ابتداء جرمنی نے کی تھی وہ خود اس میں ہار رہا ہے۔ اور اب اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے وسائل کی تلاش میں ہے۔" ان الفاظ میں ترکی اخبار "ادس" نے جرمنی کی موجودہ پریشانیوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے۔ جرمنی کو اس امر کا احساس ہو گیا ہے۔ کہ وہ سیاسی اور فوجی لحاظ سے باقی دنیا سے بالکل الگ کر دیا گیا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جرمنی ہالینڈ اور بیلجیم پر چڑھائی کرے گا۔ بلاشبہ جرمنی کے حکمران بار بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ ان ملکوں پر چڑھائی نہیں کریں گے۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ عام طور پر وہ اپنے یہ اعلان اور وعدے بھول جایا کرتے ہیں۔

جرمن خطرے کے انسداد کے لئے شاہ بیلجیم اور ملکہ ہالینڈ نے جو مصالحانہ پیش کش کی ہے۔ اس کے بارے میں اخبار "ادس" لکھتا ہے۔ کہ اس مصالحانہ کوشش کی کامیابی کی کوئی امید نہیں۔ صلح کے لئے اتحادیوں کی شرائط نہایت صاف اور سادہ ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ جرمنی نے اس وقت تک جو جارحانہ اقدامات کئے ہیں۔ ان کی تلافی کی جائے۔ اور آئندہ کے لئے یقین دلایا جائے کہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ کیا جائے گا۔ اس کے بغیر صلح کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جرمنی مزید جارحانہ اقدامات کے لئے از سر نو تیاریاں کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آخر ایک دن جرمنوں کو دیر یا امن کے لئے اتحادیوں کی شرائط ماننا پڑیں گی۔ لیکن اس وقت وہ آمادہ نظر نہیں آتے۔ جیسا کہ مسٹر چیمبرلین نے کہا ہے۔ امن قائم کرنا خود جرمنوں پر منحصر ہے۔

ہٹلریت کو تباہ کرنا کیوں ضروری ہے

دفتر دیہات سدھار پنجاب لاہور نے حال میں ایک خوبصورت پمفلٹ شائع کیا ہے۔ ٹائیٹل پیج پر مولوی ظفر علی صاحب کے چند اشعار درج ہیں۔ جو انہوں نے بطور خاص اس پمفلٹ کے لئے موزوں کئے۔ جنگ عظیم کے بعد جرمنی کی حالت ہٹلر کے عروج اور اس کے مقاصد بیان کرنے کے بعد اس کے اقوال سے اس کے وعدوں کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ اور وائسرائے ہند کے پیغامات کے علاوہ اور بھی کئی سرکردہ اصحاب کے بیان حکومت برطانیہ کی حمایت میں درج ہیں۔

پمفلٹ دلچسپ اور بہت کچھ واقفیت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے مفت مل سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ "ریویو" اردو کا پیشوایان مذاہب نمبر

امسال ۳۔ دسمبر کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق "یوم پیشوایان مذاہب" منانے کا اعلان نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اس تقریب پر ہم رسالہ "ریویو" اردو کا پیشوایان مذاہب نمبر" شائع کر رہے ہیں۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے ہادیوں کی پاکیزہ زندگیوں اور تعلیمات پر علماء و بزرگان سلسلہ کے نہایت علمی اور تحقیقی مضامین ہوں گے۔

"یوم پیشوایان مذاہب" کا مقصد یہ ہے کہ مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگوں میں اسلام اور احمدیت کی بے نظیر رواداری کی تعلیم کی اشاعت کر کے ان میں یک جہتی اور اتحاد کی رو پیدا کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جلسوں کے علاوہ ہمارے رسالہ کے خاص نمبر کی بطور تحفہ تقسیم نہایت مفید ہوگی۔ تعلیم یافتہ طبقہ تک اپنے خیالات و عقائد پہنچانے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ یہ رسالہ کم از کم ایک سو صفحوں کا ہوگا۔ اس کی قیمت نہایت واجبی رکھی گئی ہے۔ یعنی مع محصول ڈاک ایک نسخہ کی قیمت پانچ آنے اور پچیس نسخوں کی ساڑھے چھ روپے جو پیشگی آنی لازم ہے۔ آج ہی آرڈر ارسال فرما دیں۔ تا اس کے مطابق زائد کاپیاں چھپوا لی جائیں۔

اگر کوئی صاحب کسی غیر مسلم معزز کے نام رسالہ بھیجنا چاہیں۔ تو ہمیں قیمت کے ساتھ ان کا پتہ تحریر فرما دیں۔ دفتر سے رسالہ براہ راست بھیجدیا جائے گا۔

منیجر رسالہ "ریویو" اردو قادیان

سلور جوبلی و پچاس سالہ تاریخی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب کی خوشی میں

بک ڈپو تالیف و اشاعت نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ ستر کتابوں کی قیمت میں پچاس فی صدی تخفیف کر دی ہے۔ جن احمدی احباب کے گھر میں یہ بیش بہا خزانہ موجود نہیں۔ وہ ہزار کام چھوڑ کر بھی اس دولت بے بہا کو حاصل کر لیں اور

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں خرید لیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کے علاوہ خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی اکثر کتب میں بھی مناسب رعایت کر دی گئی ہے۔

تین سو چوبیس کتابوں کی فہرست مع تفصیلات (۱) خلاصہ مضمون ہر کتاب (۲) سن تصنیف و طباعت (۳) حجم و سائز (۴) زبان کتاب (۵) نام مصنف (۶) قیمت کتاب مفت طلب فرمائیں

جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء پر شائع ہونیوالا ہر قسم کا علمی لٹریچر بلا دقت و بلا تکلیف اپنے مرکزی و قومی کتب خانہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے حاصل کریں

نوٹ:۔ جو احمدی احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے سیٹ جلسہ سالانہ پر خریدنا چاہیں۔ وہ ہم کو ابھی سے مطلع کر دیں۔ تا کہ سیٹ علیحدہ کر کے ان کے لئے رکھ لیا جائے۔ اور جلسہ پر عند الطلب فوراً پیش کر دیا جائے۔ اگر کمی بیشی کی ضرورت ہوتی تو فوراً کر لی جائے گی لیکن جلسہ سالانہ کی سخت مصروفیت کے موقع پر فوراً ہر ایک خواہشمند کے لئے سیٹ مہیا کرنا دقت طلب ہے۔

دی مغل لائن لمیٹڈ (قائم شدہ ۱۸۷۷ء) سب سے پہلی اور قدیم کمپنی جو ساٹھ سال سے حجاج کی خدمت کر رہی ہے

عازمان حج کو خوشخبری

اب جبکہ حکومت ہند نے حاجیوں کو لیجانے کا انتظام کر دیا ہے۔ آپ اپنی سب سے بڑی آرزو یعنی فریضہ حج کی تکمیل کر سکتے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ امسال حج اکبر ہوگا۔ مغل لائن کے جہازوں میں آپ کو ہر طرح کا آرام اور سہولت حاصل ہے۔

تاریخ روانگی

جہاز "اسلامی" (وزن ۵۰۷۹ ٹن) کراچی سے ۲۹۔ نومبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا۔
جہاز "علوی" (وزن ۳۵۶۶ ٹن) بمبئی سے ۲۔ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا۔
یہ تاریخیں تقریباً ہیں اور بغیر کسی اطلاع کے ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔
اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حج کے موسم تک جہاز روانہ ہوں گے۔

شرح کرایہ بمبئی سے جدہ	کراچی سے جدہ
پہلا درجہ ۶۲۱ روپیہ	۵۹۷ روپیہ
دوسرا درجہ ۲۴۴ روپیہ	۲۲۲ روپیہ
تیسرا درجہ ۱۷۳ روپیہ	۱۶۷ روپیہ

(اس میں قرنطینہ اور حفظان صحت کی فیس بھی شامل ہے)
مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

(۱) میسرز ٹرنر مارلیسن اینڈ کو لمیٹڈ بمبئی (۲) میسرز ٹرنر مارلیسن اینڈ کو لمیٹڈ کلکتہ (۳) میسرز گراہمس ٹریڈنگ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حکیم نور الدین صاحب طبیب شاہی کا مجرب نسخہ

اٹھرا کی گولیاں

اسقاط حمل کا مجرب علاج

جن کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہوں۔ حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر امراض ذیل سے اٹھارہ سال کی عمر تک فوت ہو جاتے ہوں۔ مثلاً پرچھاواں یا سوکھا۔ سبز یا پیلے دست۔ تپ۔ پسلی کا درد۔ پیچش۔ نمونیا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ جن کے گھر میں یہ مرض ہو۔ وہ فوراً اٹھرا کی گولیاں منگوا کر استعمال کریں۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک نصف خوراک منگوانے والے کو محصولڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمن دواخانہ محافظ صحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

استنبول ۸ ر نومبر - یہاں آٹھ جرمنوں کو جن میں ایک عورت بھی شامل ہے - جاسوسی اور نازی پروپیگنڈا کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ ر نومبر - جرمنی کا ایک جہاز جس پر گندم لدی ہوئی تھی - برطانوی جہازوں نے پکڑ لیا ہے - اسے سکاٹ لینڈ کی ایک بندرگاہ میں لے جایا گیا ہے - جرمن ملاح نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔

پیرس ۸ ر نومبر - فرنچ گورنمنٹ کی ایک اعلان مظہر ہے - کہ مغربی محاذ جنگ پر کوئی قابل ذکر سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی - جرمن ہوائی جہازوں نے فرانسیسی علاقہ پر اور برطانوی طیاروں نے جرمنی پر پرواز کی - اور بخیریت واپس پہنچ گئے۔

الہ آباد ۸ ر نومبر - کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل ½ ۱ بجے بعد دوپہر آنند بھون میں شروع ہو جائے گا۔

قاہرہ ۸ ر نومبر - شاہ فاروق نے آج مصری پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا - کہ ہم نے اپنے ملک کی آزادی کی حفاظت کا پورا پورا تہیہ کیا ہوا ہے - اور مصر ہر ممکن طریق سے برطانیہ کی امداد کرے گا۔

کٹک ۸ ر نومبر - پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اس وقت کانگرس کی پالیسی صرف یہ ہے کہ برطانوی حکومت کی جنگی پالیسی سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا جائے ہماری پالیسی عدم تعاون کی ہے سول نافرمانی کی نہیں - اس لئے کسی کانگرسی کو حکومت کے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے - اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے مزید احکام کا انتظار کرنا چاہیئے۔

برسلز ۸ ر نومبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ گذشتہ چند روز میں فریقین جنگ کے طیاروں نے بیلجیم کے علاقوں پر پرواز کی - حکومت کی طرف سے متعلقہ حکومتوں کو پُر زور پروٹسٹ کے نوٹ بھیجے جا رہے ہیں۔

پٹنہ ۸ ر نومبر - ضلع گیا کے ایک چھوٹے سے قصبہ نوادہ میں عید کے روز مسلمانوں نے چار ہندوؤں کو دعوت طعام دی - اور اس طرح اس علاقہ میں فرقہ وار تعلقات کی کشیدگی میں نمایاں کمی کا موجب ہوئے۔

شیلانگ ۸ ر نومبر - سر سعد اللہ خان صاحب نے مسلم لیگی وزارت آسام میں قائم کر لی ہے - گذشتہ شب اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا - اس کی ترتیب میں مسٹر جناح کا مشورہ نہیں لیا گیا - کانگرس کے مخالف ہندو بھی شریک کئے گئے ہیں

لاہور ۸ ر نومبر - اخبار نیشنل کانگرس جو بند ہو چکا ہے - کے سابق کارکنان یعنی ایڈیٹر - اور کاتب وغیرہ ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کی کوٹھی پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے ہیں - ان کا مطالبہ ہے - کہ جب تک ان کے واجبات ادا نہ کئے جائیں - وہیں بیٹھے رہیں گے

لنڈن ۸ ر نومبر - معلوم ہوا ہے کہ سٹالین نے چین کے جنرل چیانگ کائی شیک کو دس ہزار فوجی لاریاں دی ہیں - اور امداد میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے - سیاسی حلقوں کی رائے ہے - کہ جوں جوں یورپ میں جنگ تیز ہو گی سٹالین کی توجہ ایشیاء کی طرف بڑھ جائے گی - دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے - کہ عورتوں کی امدادی فوج کو دوگنا کیا جا رہا ہے - اور اس لئے مزید بیس ہزار عورتوں کو بھرتی کیا جائے گا - یہ عورتیں دفاتر - کچن - اور ٹرانسپورٹ میں کام کریں گی - اسی طرح بیس ہزار سابق فوجیوں کی بھرتی کے لئے بھی اپیل کی گئی ہے - جن کی عمر ۳۵ اور پچاس سال کے درمیان ہو

ڈورن ۸ ر نومبر - سابق قیصر جرمنی موجودہ حالات میں بہت دلچسپی لے رہا ہے - اور اسے ابھی امید ہے - کہ اس کے خاندان کا کوئی نہ کوئی ممبر ایک نہ ایک دن ضرور جرمنی کے تخت پر متمکن ہو گا۔

کپورتھلہ ۸ ر نومبر - ریاست کی طرف سے حکم جاری کیا گیا ہے - کہ شاہی خاندان کے افراد کے سوا کسی کو ہاتھ جوڑ کر سلام نہ کیا جائے - بلکہ صرف ایک ہاتھ سے کیا جائے۔

لنڈن ۸ ر نومبر - مشرقی سکاٹ لینڈ میں واقع نظر بندوں کے ایک کیمپ سے تین جرمن فرار ہو گئے ہیں - یہ تینوں ایک جرمن آبدوز سے گرفتار کئے گئے تھے ان کے پاس نہ کوئی پیسہ تھا - اور نہ خاص وردی - عام خاکی کپڑے پہنے ہوئے تھے

لکھنؤ ۸ ر نومبر - یوپی کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ وزارت کے استعفیٰ کے بعد حکومت کی پالیسی کے متعلق کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہونی چاہیئے موجودہ انتظام کے ماتحت بھی رفاہِ عام کے کام بدستور جاری رہیں گے۔

برلن ۸ ر نومبر - جرمنی میں یہ قانون بنا دیا گیا ہے - کہ آئندہ مزدوروں کو آٹھ کے بجائے دس گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑے گا۔

لنڈن ۸ ر نومبر - جرمنی کی خفیہ پولیس کا خیال ہے - کہ میونخ میں بم چلانے والا یوگوسلاویہ کی طرف بھاگ گیا ہے - چنانچہ اس سرحد کے تمام ناکے بند کر دیئے گئے ہیں - کل وائنا اور ٹریسٹ کے درمیان چلنے والی ایکسپریس کو سرحد پر کئی گھنٹے روکا گیا - اور ہر مسافر کا بغور معائنہ کیا جاتا رہا۔

دہلی ۸ ر نومبر - سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سلطنت برطانیہ کے تمام حصوں سے مال منگوانے کے لئے متعلقہ زمیں حکومت سے امداد حاصل کر سکتی ہیں۔

پنجاب کا قانون تفریحی ٹیکس یکم جنوری ۱۹۴۰ء سے دہلی میں بھی نافذ کر دیا جائے گا۔

دہلی ۸ ر نومبر - وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے وائس چیئرمین سر جگدیش پرشاد نے بمبئی میں سردار پٹیل سے ملاقات کی ہے - اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے - اور خیال کیا جاتا ہے کہ سر موصوف وائسرائے کی ہدایات کے ماتحت ملے ہیں - اسے وائسرائے کی کانگرس کے ساتھ صلح کی ایک اور کوشش سے تعبیر کیا جا رہا ہے - اور یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ ان کا منشا ہے کہ کانگرس کو سول نافرمانی کے آغاز کا موقعہ نہ دیا جائے۔

مدراس ۸ ر نومبر - موسلادھار بارش کا سلسلہ تا حال جاری ہے - ٹرینیں رکی پڑی ہیں - جائدادیں تباہ ہو گئی ہیں - بعض بچے اور جانور بھی سیلاب میں بہہ گئے - آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں ابھی مزید بارش کی توقع ہے۔

لنڈن ۸ ر نومبر - جنرل فرانکو نے مراکش کی آزادی کا جو وعدہ کیا تھا - اسے پورا کرتے ہوئے مراکش میں عدالتی آزادی کا اعلان کر دیا گیا ہے - عنقریب مکمل آزادی کا اعلان بھی کیا جائے گا۔

اتحادیوں نے امریکہ سے ہوائی جہاز خریدے ہیں - حکومت امریکہ نے کینیڈا کی سرحد پر یہ اتحادی ہوا بازوں کے حوالہ کئے اور حکم دیا - کہ انہیں دھکیل کر کینیڈا کی حدود میں لے جائیں اور پھر وہاں سے پرواز کریں - امریکہ کے کسی حصہ پر پرواز قانون غیر جانبداری کے خلاف ہے - اس لئے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

لنڈن ۷ ر نومبر - آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے کل شام دارالعوام میں ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی رکھنے والے ممبران کے سامنے موجودہ صورت حالات پر ایک تقریر کی میجر ایٹلی بھی سامعین میں موجود تھے۔

لاہور ۸ ر نومبر - پنجاب پولیس میں اس وقت تک ۵۹ اچھوت بھرتی کئے جا چکے ہیں - اور مزید ۵۰ اچھوت میسر آنے پر مزید بھرتی کئے جائیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفضل" کے "جوبلی نمبر" کے معاونین کرام توجہ فرمارہے ہیں

الحمد للہ کہ مخلصین جماعت احمدیہ "الفضل" کے جوبلی نمبر کو شاندار بنانے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ نواب چودھری محمد الدین صاحب خان بہادر ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ریونیو منسٹر جودھ پور نے ایک سو پرچہ طلب فرمایا ہے۔ (۲) جناب سیٹھ عبد اللہ الہدین صاحب سکندر آباد نے دس روپے کے پرچے بھیجنے کا ارشاد فرمایا ہے (۳) ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک اصحاب نے تھوڑے تھوڑے پرچے خریدنے کی اطلاع دی ہے۔ امید ہے کہ یہ رَو روز بروز انشاء اللہ تیز ہوتی جائیگی۔ اور احباب کرام اور مخلصین جماعت جلد زیادہ سے زیادہ تعداد میں پرچہ کی خریداری کی اطلاع دیں گے۔ چونکہ اس پرچہ کا ہر پہلو سے شاندار ہونا بھی جماعت احمدیہ کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے اخلاص کا مظاہرہ ہوگا۔ اس لئے نہ صرف ہر احمدی کو اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ بلکہ خود پرچے خرید کر دوسروں کو بھی پہونچانے چاہئیں۔

(مینیجر)

جس سے پھر اسلام زندہ ہو وہی تدبیر کر

ہمت مردانہ سے عالم کو تو تسخیر کر ۔۔۔ ہاں نہ ضائع عمر کر اس میں نہ کچھ تاخیر کر
زندگی تجھ کو ملی ہے یادِ خالق کے لئے ۔۔۔ حُبِّ دنیا میں نہ اس کو بستۂ زنجیر کر
جو سبق بھولے ہوئے ہیں یاد آجائے انہیں ۔۔۔ ان کے سلم نار کو تو نور سے تنویر کر
جن کے آگے بدنما اسلام کی تصویر ہے ۔۔۔ ان کے آگے خوشنما اسلام کی تصویر کر
جو سمجھتے ہی نہیں ہیں دین کی باتوں کو کچھ ۔۔۔ اپنے اعمالِ نکو سے ان کو تو تسخیر کر
کام ہے پیغامِ حق پہونچانا تیرا ہر طرف ۔۔۔ گر نہیں سنتا ہے کوئی دل نہ تو دلگیر کر
زندہ مردہ باد کے کہنے سے کچھ حاصل نہیں ۔۔۔ وقت پر تن کر کھڑا ہو نعرۂ تکبیر کر
وہ صدائے جانفزا جس سے دشمن دوست ہوں ۔۔۔ پھر وہی من موہنی صورت کو تو تسخیر کر
پھر تری توقیر سے توقیر کو عزت ملے ۔۔۔ پھر وہی پیدا جہاں میں عزت و توقیر کر
پھر زمانے کو تو صلح و آشتی کا دے پیام ۔۔۔ بانئ جور و جفا میں رحم کی تعمیر کر
کیا نہیں کانوں میں یضع الحروب کی آئی صدا ۔۔۔ جامہ سے باہر نہ ہو بس میان میں شمشیر کر
دستِ ظالم جو بڑھائے ظلم ڈھانے کے لئے ۔۔۔ خواب کے برعکس یارب اس کی سب تعبیر کر

پھر دکھا دے تو بہارِ رونقِ اسلام کو
جس سے پھر اسلام زندہ ہو وہی تدبیر کر

خاکسار:۔ محمد ممتاز علی خان پوروہ

جوبلی فنڈ اور عہدہ داران جماعتہائے مقامی کا فرض

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ امسال جلسہ سالانہ پر خلافت جوبلی منائی جائیگی جس میں کام کے لحاظ سے صرف ایک مہینے کے قریب عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اور اسی عرصہ میں مجوزہ رقم تین لاکھ کا پورا کیا جانا ضروری ہے۔ جوبلی فنڈ کی وصولی اب تک تقریباً دو لاکھ تک ہوئی ہے۔ اس لئے عہدہ داران جماعت ہائے مقامی کا فرض ہے۔ کہ نہایت سرگرمی کے ساتھ مزید وعدے لیں اور وصولی کریں۔ جن احباب نے اپنی حیثیت سے کم چندہ دیا ہے۔ ان سے مزید رقم وصول کریں۔ اور جلد مرکز میں بھجوائیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے مقامی کو چاہیئے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن جد وجہد کریں۔ اور ہر ممکن تدبیر کو استعمال میں لائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان آنے اور جانے والی گاڑیوں کے اوقات

۱۸ نومبر سے حسب ذیل اوقات میں گاڑیاں قادیان آتی اور یہاں سے روانہ ہوتی ہیں

نمبر گاڑی	روانگی از سٹیشن	آمد سٹیشن
۲۲۵ اپ	قادیان ۶-۵۲ منٹ بجکر	امرتسر ۸-۲۰ منٹ بجکر
۲۰۹ اپ	" ۱۱-۱۷	" ۱۲-۵۸
۱۶۷ اپ	" ۱۵-۳۰	بٹالہ ۱۵-۵۳
۲۹۹ اپ	" ۱۸-۲۵	" ۱۸-۴۸
۱۶۸ ڈاؤن	از امرتسر ۹-۰	قادیان ۱۰-۲۱ منٹ بجکر
۲۱۰ "	" ۱۰-۳۰	" ۱۲-۲۰
۱۵۸ "	بٹالہ ۱۶-۴۵	" ۱۷-۹
۳۰۰ "	" ۲۰-۰	" ۲۰-۲۳

مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مبلغ کی حالت بہتر ہے

احمد آباد کے احمدی خطرہ میں

احمد آباد (کاٹھیاواڑ) ۱۹ نومبر۔ حسب ذیل اطلاع آج بذریعہ تار موصول ہوئی ہے۔ مولوی محمد نذیر صاحب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب خطرہ سے باہر ہیں۔ بظاہر حالت خطرناک تھی۔ مگر انجکشنوں کے ذریعہ بہتر ہو گئی۔ ہسپتال کا انتظام تسلی بخش ہے یہاں کے احمدی خطرہ میں ہیں۔ اور حکومت کی فوری توجہ درکار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ مفصل خط بھیجا جا رہا ہے۔ ملک عبد العزیز از ہسپتال

عزیزم مہتہ عبد الخالق صاحب قادیانی بخیریت امریکہ پہونچ گئے

الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ آج عزیز کا خط مورخہ ۵ نومبر ہوائی ڈاک گولڈن (امریکہ) سے موصول ہوا جس میں لکھا ہے۔ کہ وہ بخیریت پہونچ کر اپنے سکول میں داخل ہو گئے ہیں۔ میں اس پُر آشوب زمانہ اور پُر خطر سمندروں میں سے عزیز کے بخیریت منزل مقصود پر پہونچ جانے پر مولا کریم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں اور اسے محض اپنے خدا کا فضل اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان کے مقدس اراکین نیز بزرگان سلسلہ کی دُعاؤں کا نتیجہ یقین کرتا ہوں میں ان تمام احباب اور بزرگوں کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے از راہ کرم میرے بچے کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں کوشش فرمائی۔ اور دعاؤں سے بھی مدد کی۔ جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

خاکسار۔ عبد الرحمٰن قادیانی

ضروری تصحیح

الفضل ۱۹ نومبر کے مضمون فلسفہ مسائل حج کی چودھویں قسط میں سبقت قلم سے ایک دو فقرے قابل تصحیح ہیں جو درج ذیل ہیں۔ "تیری قوم کے نوجوانوں کی مزاحمت کا خیال نہ ہوتا" کی جگہ یہ الفاظ ہیں۔ "تری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا" اور فقرہ "تائب منیب" کی جگہ "تائب منوب عنہ" ہے۔

خاکسار غلام رسول راجیکی

200

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ شوال ۱۳۵۹ھ

قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق گاندھی جی کی خیال آرائی

کون نہیں جانتا۔ کہ گاندھی جی ایک سیاسی لیڈر ہیں۔ لیکن ہندو قوم کی معاملہ فہمی اور ہوشیاری نے ان کو مہاتمائیت کا منصب عطا کر رکھا ہے جہاں تک سیاسی میدان میں مطلب برآری کا تعلق ہے۔ کسی کو کوئی حق نہیں کہ اس منصب پر اعتراض کرے مگر جب اس ذہنیت کے ماتحت وہ سیاسی میدان سے نکل کر مذہبیات میں جو دخل انداز فرماتے ہیں۔ اور نہ صرف ہندو دھرم پر بلکہ دیگر مذاہب پر بھی ایک مبتدی کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ایک مجتہد اور ماہر کی پوزیشن اختیار کر کے خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ اور افسوسناک ٹھوکر کھاتے ہیں۔ تو یہ بات قطعاً برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اور جو شخص مذہب کی قدر و قیمت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ وہ ان کی اس جسارت پر اظہار ملال کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

گاندھی جی کے فلسفۂ عدم تشدد کو خود ان کے پیروؤں میں جو مقبولیت حاصل ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور اس کی حیثیت کا اندازہ اس سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ کہ آج تک اس کی کامیابی کی کوئی نظیر کم سے کم ہماری نظر سے تو نہیں گزری۔ لیکن باوجود اس کے آپ اسے بہترین فلسفہ قرار دیتے ہیں پھر اسی پر بس نہیں۔ مختلف مذاہب کی مقدس کتب کو بھی اسی فلسفہ کی مؤید خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ایک مسلم نامہ نگار کے بعض سوالات کے اپنے اخبار "ہریجن" میں جواب دیتے ہوئے آپ نے ایسا انداز اختیار کیا ہے جو نہایت نامناسب اور تکلیف دہ ہے۔ ایک سابقہ مضمون میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ قرآن کریم بھی "اہنسا" کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر ایک اور مسلمان نے قرآن کریم کی آیات نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات پیش کر کے ان کے اس نظریہ کی تردید کی۔ اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:۔

"سطور مذکورہ لکھنے کے وقت جنگ بدر اور پیغمبر عرب کی زندگی کے دوسرے واقعات میرے سامنے تھے میں جانتا تھا۔ کہ قرآن کی بعض آیات بھی میری تفسیر کی تکذیب کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ کسی کتاب کی تعلیمات یا کسی شخصیت کی زندگی اس کتاب کے مختلف مقامات یا اس شخصیت کی زندگی کے بعض واقعات سے مختلف ہو سکتی ہے۔ خواہ ان مقامات یا ان واقعات کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو"!

گاندھی جی کے ان الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی بعض آیات دوسری آیات کے خلاف بھی ہو سکتی ہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جنگیں کیں۔ وہ گویا قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف تھیں۔ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم تو عدم تشدد کی ہی ہے۔ لیکن بعض مقامات پر وہ اپنی اس بنیادی تعلیم کے خلاف بھی کہہ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات قرآن کریم کی حقیقی اور بنیادی تعلیم سے مختلف تھے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ باتیں ہر مسلمان کے لئے سخت ناگوار ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا عقیدہ قرآن کریم کے متعلق یہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس لئے نازل ہوا۔ کہ آپ اس کی تعلیم دنیا میں پھیلائیں۔ اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ قائم فرمائیں۔ چنانچہ فرمایا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ یعنی یہ رسول تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ جو تعلیم ہم نے دنیا کے لئے بھیجی ہے۔ اس پر مکمل طریق سے اور صحیح طور پر عمل کرنے کا طریق وہی ہے جو یہ رسول تمہارے پیش کرتا ہے۔ اس طرح گویا اللہ تعالےٰ نے خود اس امر پر شہادت دے دی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوج حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی جب آپ کے اخلاق کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کان خلقہ القرآن۔ یعنی آپ قرآنی اخلاق کا مجسمہ تھے۔ آپ کا ہر فعل قرآن کریم کے مطابق تھا۔ لیکن کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ آج گاندھی جی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ تعلیم قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے نزدیک خود قرآن کریم کی بعض تعلیمات اس کی بنیادی اور مرکزی تعلیم اور اس کی حقیقی روح سے مختلف ہیں۔

اگر گاندھی جی مذہبی لیڈر ہونے کے مدعی ہوتے۔ تو ان کی اس قسم کی خیال آرائیوں پر چنداں تعجب نہ ہوتا۔ لیکن جس صورت میں کہ وہ سیاسی قیادت کا دعوےٰ رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ ہندو مسلمان دونوں کے ساتھ یکساں تعلق رکھتے ہیں۔ تو مسلمانوں کے مذہب کے متعلق ایسے رنگ میں اظہار خیال کرنا جو ان سے عقیدت رکھنے والے کم فہم۔ اور بے علم مسلمانوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور قرآن کریم کے حقیقی مقام اور شان کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا کر دے اور غیر مسلموں میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو غلط پیرایہ میں پیش کرے نہایت ہی افسوسناک امر ہے:۔

غرض گاندھی جی کی اس رنگ میں رائے زنی نہایت افسوسناک ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اسلام کے متعلق کچھ لکھنے سے قبل صحیح اور مستند طریق سے واقفیت حاصل کر لیا کریں۔ تا ان کی زبان اور قلم سے ایسی باتیں نہ نکلنے پائیں۔ جو مسلمانوں کے لئے باعث رنج و ملال ہوں۔ قرآن کریم آج نازل نہیں ہوا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور آپ کے غزوات بھی کوئی تازہ واقعہ نہیں۔ ان پر صدیاں گزر چکی ہیں۔ اور اس عرصہ میں لاکھوں کروڑوں انسان ایسے ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کے اسرار و غوامض پر غور و فکر کرنے اور اس کے حقائق و معارف سے آگاہ ہونے کے لئے صرف کر دیں اور جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک واقعہ کی تحقیق و تدقیق میں سالہا سال صرف کر دیئے۔ ان حالات میں گاندھی جی یا کسی اور کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور قرآن کریم کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے میں کچھ بھی مشکل نہیں پیش آ سکتی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے اس طرف توجہ نہ فرمائی۔ اور محض خود رائی سے یہ لکھ گئے کہ قرآن پاک کی مرکزی و بنیادی تعلیم سے اس کے بعض حصوں کا اختلاف اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات کا قرآن کریم کی بنیادی تعلیم سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس طرح ان کے فلسفہ عدم تشدد کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ البتہ مسلمانوں کے قلوب سے ان کی قدر و منزلت ضرور کم ہو جائیگی۔ اور جیسا کہ بعض مسلم اخبارات نے لکھ بھی دیا ہے۔ ان کی اس قسم کی خیال آرائیاں اسلام کے ساتھ ان کے بغض پر محمول کی جائینگی۔ بہتر ہو۔ کہ وہ مذہبی میدان میں دخل نہ دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلستانِ احمدیت پر ایامِ بہار اور احباب کا فرض

بَشِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ وَذَكِّرْهُمْ تَذْكِيرًا

جس طرح چمن میں فصلِ بہار آنے پر گلچیں خود بخود اس طرف کھچے جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی عالم میں ایک جوش اور حرکت پیدا ہونے پر ارواح میں خود بخود تحریک پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ نبیوں کی بعثت کے وقت یہ تحریک پورے زور سے شروع ہوتی ہے۔ اور سعادت مند لوگ ہزاروں روکوں کو عبور کرتے ہوئے نبی کی جماعت میں شامل ہو کر طمانیتِ قلب حاصل کرتے ہیں۔ ہر قسم کی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں۔ ایمان کی چاشنی ایسی چیز نہیں جس کی حد مقرر ہو۔ بلکہ یہ تو لامحدود ہے۔ اس لئے ہر درجہ کا انسان زیادتی کا طالب ہوتا ہے۔ اسی لئے ہر نیا نشان ایمانداروں کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔ اور ہر نئی فتح ان کے ایمان کی تقویت کا باعث۔ خدا کے یہ نشاناتِ رحمت اور اس کی یہ تجلیات الٰہی زبان میں "ایام اللہ" کہلاتے ہیں۔ جن کا یاد رکھنا اور جن کے ذریعہ دلوں کو بیدار کرنا ضروری ہے۔ ایسے بابرکت دنوں سے فائدہ حاصل کرنا ہر عاقبت اندیش کا فرض ہے۔ موسم بہار کے آنے پر ہر زندہ انسان میں ایک تغیر کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ جس کو صحیح طریق پر چلا کر بہتر بنانا عقلمند کا خاصہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے ہر سال اجتماعی فصلِ بہار آتا ہے۔ جس سے دلوں میں شگفتگی۔ روح میں انبساط اور خیالات و جذبات میں تموج پیدا ہو جاتا ہے۔ جماعت کے لئے بحیثیت جماعت ہر سال ایام اللہ آتے ہیں۔ یہ ایام اللہ جن کی ضیاء سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ شبہات و وساوس کی ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ کے دن ہیں جبکہ ہر مخلص احمدی دور و نزدیک سے قادیان کی طرف آتا ہے۔ اور اپنی آنکھوں سے اس پودے کو تناور درخت بنتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جسے چند سال قبل اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے نے اس مقام پر لگایا تھا۔ ان دنوں انوار و برکات کی خاص تجلیات ہوتی ہیں۔ اور اہلِ دل ان سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے سال بھر منتظر رہتے ہیں۔ جونہی یہ دن ذرا قریب آتے ہیں مخلصین کے سامنے اپنے محبوب آقا کا ارشاد آ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہوا ہے۔ اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں۔ اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے۔ اور چاہیئے۔ کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر تیاری میں لگ جائیں۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۴)

وہ اس کے لئے تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ غریب بھائی اس کے لئے اندوختہ جمع کرنے لگ جاتے ہیں۔ تا بروقت مالی تنگی سدِ راہ نہ ہو۔ ملازمین اور دوسروں کے کارندے اپنی اپنی رخصتوں کے حصول کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی چاشنی کا احساس کر کے ان سب کی ارواح میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ سچ ہے ؎

فصلِ گل آئی تو دیوانوں نے لی جنگل کی راہ
آبلے پاؤں کے بھی جاتے ہیں زنجیر بھی

ہر سال ہی سالانہ جلسہ عظیم الشان چیز ہے۔ مگر امسال تو اس جلسہ کو نہایت غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس دفعہ کا جلسہ وہ ہے جبکہ جماعت احمدیہ کی تاسیس پر پچاس برس پورے ہو چکے ہیں۔ اور خلافت ثانیہ پر پچیس سال۔ یہ اجتماع خدا کے خاص فضلوں کی یاد کو تازہ کرنے والا ہے۔ اس موقعہ پر فرزندانِ احمدیت کا ایک شاندار مظاہرہ ہونا چاہیئے۔ اور بجز شرعی عذر کسی احمدی کو اس موقعہ سے غیر حاضر نہ ہونا چاہیئے۔ ان مبارک ایام کے تصور سے ہی روح میں انتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ خورد و کلاں پیر و جواں۔ رجال و نسواں سب اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لا رہے ہوں گے کہ اس نے مخالفت کی بادِ سموم کے باوجود احمدیت کے پودے کو پھیلایا۔ اور آج وہ دشمنوں کی نظر میں بھی تمام عالم پر چھا جانے والا درخت بن چکا ہے۔ کونسا دنیاوی انسان تھا۔ جو پچاس برس پیشتر للکار کر کہہ سکتا تھا۔ کہ قادیان مرجعِ خلائق ہوگی۔ اور دور دراز سے لوگ یہاں آئیں گے۔ کون تھا جسے نظر آتا تھا کہ سارے جہان کی شدید عداوتوں کے باوجود تاریکی کے فرزندوں کے منصوبوں کے باوجود حضرت احمد علیہ السلام کی قبولیت دنیا میں پھیل جائے گی؟ یقیناً کوئی انسان اپنی عقل سے ایسی تحدی نہ کر سکتا تھا۔ یہ سب کچھ خدا نے اپنے فرستادہ کی معرفت پہلے سے کہلوایا اور بہانگِ دہل کہلوایا۔ اور آج ہر شخص ان خدائی باتوں کو پورا ہوتا مشاہدہ کرتا ہے سچ مچ یہ نظارہ ہر احمدی کے لئے روح افزا نظارہ ہے۔ غیروں کے لئے بھی خدا کے کلام کی سچائی کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ اے کاش وہ اسے چشمِ بینا سے دیکھیں۔

غالباً ۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے بہت سے طلباء جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے استقبال کے انتظام کے لئے اپنے بعض اساتذہ کی معیت میں بٹالہ ریلوے سٹیشن پر گئے۔ میں بھی ان طلباء میں تھا۔ فرصت کے وقت ہم ایک دن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ملنے چلے گئے۔ اس وقت وہ ایک ردی سی چارپائی پر بیٹھے ایک خط کا جواب لکھ رہے تھے۔ یہ خط استاذی المکرم حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے بحیثیت افسر سالانہ جلسہ مولوی صاحب موصوف کو لکھا تھا۔ اس میں آپ نے مولوی محمد حسین صاحب کو دعوت دی تھی۔ کہ آپ قادیان تشریف لا کر احمدیت کا شاندار نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ تا آپ کو معلوم ہو کہ جسے آپ مٹانا چاہتے تھے۔ اسے خدا نے کس قدر بڑھا دیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر آپ آنے پر آمادہ ہوں تو میں آپ کے لئے موٹر بھجوانے کا انتظام کر سکتا ہوں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ اس خط سے مولوی صاحب کی کیا حالت ہوئی تھی۔ اگرچہ وہ اس وقت قادیان آنے پر رضامند نہ ہوئے لیکن ان کے جواب سے ظاہر تھا۔ کہ وہ احمدیت کی ترقی پر کس طرح حسرت سے نگاہ کرتے تھے۔

یہ آج سے بیس سال قبل کا واقعہ ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ کو اور بھی شان حاصل ہو چکی ہے۔ اور احمدیت کے فرزندوں میں معتدبہ اضافہ ہو چکا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر اپنے ایمان کو تازہ کرنے اور خدا کے زندہ نشان کو دیکھنے کے لئے آنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس سال کا جلسہ تو غیر معمولی نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا تھا۔

بَشِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ وَذَكِّرْهُمْ تَذْكِيرًا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۲۳)

پس جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے بشارت ہے۔ کہ وہ ایام اللہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ انہیں خدا کے مسیحا کے حسن و احسان میں نظیر کے نطقِ مبارک سے بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ ملے گا اور ان کی روحانیت کو جلا نصیب ہوگا۔ مبارک وہ جنہیں اس موقعہ پر یہ سعادت عطا ہو۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالات کے جوابات

آسمان کیا چیز ہے اور حرس شدید و شہب سے کیا مراد ہے؟

مولوی محمد شریف صاحب مبشر بلاد عربیہ کے توسط سے ایک عربی مکتوب مجھے ملا۔ جو ایک صاحب عبدالحمید آفندی الخرطوم (سوڈان مصر) میں مقیم کا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے مجھ سے اسباب کی خواہش کی ہے۔ کہ میں ان کے ذیل کے سوالات کے جوابات دوں۔ جنہیں بغرض فائدہ عام اُردو میں بھی لکھ کر شائع کیا جاتا ہے۔

(ابوالبرکات غلام رسول۔ راجیکی)

علم ہیئت سے متعلق سوال

آیت انا لمسنا السماء فوجدنا ھا ملئت حرسا شدیدا وشھبا وانا کنا نقعد منھا مقاعد للسمع فمن یستمع الاٰن یجد لہ شھابا رصدا (سورۃ الجن) اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اور لفظ السماء اور حرس اور شہب کے متعلق خاص طور پر روشنی ڈالی جائے۔ اس لئے کہ آسمان نئی تحقیق کے رُو سے علم ہیئت والوں کے نزدیک منتہائے نظر کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور جب آسمان کی یہ حقیقت ہے۔ تو حرس شدید یعنی سخت پہرہ داروں کا اس سے کیا تعلق اور شہب جو شعلے آگ کے ہیں۔ اور علم طبیعات والوں کے نزدیک بعض چیزوں کی باہمی رگڑ کا نتیجہ ہے۔ ان شہب کا اس آیت میں ذکر کرنے سے کیا مطلب اور سننے والے اور جن سے وہ سنتے ہیں۔ یہ کون ہیں؟

علم ہیئت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام ایڈیشن دوم کے صفحہ ۱۳۸ پر فرماتے ہیں:۔

"آج کل کے علم ہیئت کے محققین جو یورپ کے فلاسفر ہیں۔ جس طرز سے آسمانوں کے وجود کی نسبت خیال رکھتے ہیں۔ درحقیقت وہ خیال قرآن کریم کے مخالف نہیں۔ کیونکہ قرآن نے اگرچہ آسمانوں کو نرا پول تو نہیں ٹھہرایا۔ لیکن اس سماوی مادہ کو جو پول کے اندر بھرا ہوا ہے۔ صلب اور کثیف اور ممتنع الخرق مادہ بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ ہوا یا پانی کی طرح نرم اور لطیف مادہ قرار دیا ہے۔ جس میں ستارے تیرتے ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کل فی فلک یسبحون۔ ہاں یونانیوں نے آسمانوں کو اجسام کثیفہ تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور پیاز کے چھلکوں کی طرح تہ بہ تہ ان کو مانا ہے اور آخری تہ کا آسمان جو تمام تہوں پر محیط ہو رہا ہے۔ جمیع مخلوقات کا انتہا قرار دیا ہے جس کو وہ فلک الافلاک اور محدد بھی کہتے ہیں۔ جو ان کے زعم میں معہ تین اور آسمانوں کے جن کا نام مدبر اور جوزہر۔ اور مائل ہے۔ مشرق سے مغرب کی طرف گردش کرتا ہے۔ اور باقی آسمان مغرب سے مشرق کی طرف گھومتے ہیں اور ان کے گمان میں فلک محدد معمورہ عالم کا منتہا ہے۔ جس کے پیچھے خلا ملا نہیں۔ گویا خداتعالیٰ نے اپنے ممالک مقبوضہ کی ایک دیوار کھینچی ہوئی ہے جس کا ماوراء کچھ بھی نہیں۔ نہ خلا نہ ملا۔ یونانیوں کی اس رائے پر جس قدر اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ وہ پوشیدہ نہیں۔ نہ صرف قیاسی طور پر۔ بلکہ تجربہ بھی ان کا مکذب ہے۔ جس حالت میں آج کل کے آلات دُوربین نہایت دُور کے ستاروں کا بھی پتہ لگاتے جاتے ہیں۔ اور چاند اور سُورج کو ایسا دکھا دیتے ہیں۔ کہ گویا وہ پانچ چار سو کوس پر ہیں تو بھی تعجب کا مقام ہے۔ کہ باوجودیکہ آسمان یونانیوں کے زعم میں ایک کثیف جوہر ہے۔ اور ایسا کثیف جو قابل خرق والتیام۔ اور اس قدر بڑا۔ کہ گویا چاند اور سُورج کو اس کی ضخامت کے ساتھ کچھ بھی نسبت نہیں۔ پھر بھی وہ ان دوربین آلات سے نظر نہیں آسکا۔ اگر دُور کے آسمان نظر نہیں آتے تھے۔ تو سماء الدنیا جو سب سے قریب ہے۔ ضرور نظر آجانا چاہیئے تھا۔ پس کچھ شک نہیں۔ کہ جو یونانیوں نے عالم بالا کی تصویر دکھائی ہے۔ وہ صحیح نہیں اور اس قدر اعتراض اس پر پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جن سے خلصی حاصل کرنا ممکن ہی نہیں۔ لیکن قرآن کریم نے جو سماوات کی حقیقت بیان کی ہے۔ وہ نہایت صحیح اور درست ہے۔ کہ جس کے ماننے کے بغیر انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا۔ اور اس کی مخالفت میں جو کچھ بیان کیا جائے۔ وہ امر ناواقفی یا تعصب پر مبنی ہوگا۔ قرآن کریم نہ آسمانوں کو یونانیوں کی طرح طبقات کثیف ٹھہراتا ہے۔ اور نہ بعض نادانوں کے خیال کے موافق نرا پول جس میں کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ شق اول کی معقولی طور پر غلطی ظاہر ہے۔ جس کی نسبت ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور شق دوم یعنی یہ کہ آسمان کچھ بھی وجود نہیں رکھتا۔ نرا پول ہے۔ استقراء کی رو سے سراسر غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ہم اس فضا کی نسبت جو چمکتے ہوئے ستاروں تک ہمیں نظر آتا ہے۔ بذریعہ اپنے تجارب استقرائیہ کے تحقیقات کرنا چاہیں۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ سنت اللہ یا قانون قدرت یہی ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے کسی فضا کو محض خالی نہیں رکھا۔ چنانچہ جو شخص غبارہ میں بیٹھ کر ہوا کے طبقات کو چیرتا چلا جاتا ہے وہ شہادت دے سکتا ہے۔ کہ جس قدر وہ اوپر کو چڑھا۔ اس نے کسی حصۂ فضا کو خالی نہیں پایا۔ پس یہ استقراء ہمیں اس بات کے سمجھنے کے لئے بہت مدد دے سکتا ہے کہ اگرچہ یونانیوں کی طرح آسمان کی حد بست ماننا جہل ہے مگر یہ بھی تو درست نہیں۔ کہ آسمانوں سے مراد صرف ایک خالی فضا اور پول ہے جس میں کوئی مخلوق مادہ نہیں۔ ہم جہاں تک ہمارے تجارب رؤیت رسائی رکھتے ہیں کوئی مجرد پول مشاہدہ نہیں کرتے۔ پھر کیونکر خلاف اپنی مستمر استقراء کے حکم کر سکتے ہیں۔ کہ ان مملو فضاؤں سے آگے چل کر ایسے فضاء بھی ہیں۔ جو بالکل خالی ہیں۔ کیا برخلاف ثابت شدہ استقراء کے اس وہم کا کچھ بھی ثبوت ہے۔ ایک ذرہ بھی نہیں۔ پھر کیونکر ایک بے بنیاد وہم کو قبول کیا جائے اور مان لیا جائے۔ ہم کیونکر ایک قطعی ثبوت کو بغیر کسی مخالفانہ اور غالب ثبوت کے چھوڑ سکتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے اللہ جلشانہٗ کی اس میں کسر شان بھی ہے گویا وہ عام اور کامل خالقیت سے عاجز تھا۔ تبھی تو تھوڑا سا بنا کر باقی بے انتہا فضا چھوڑ دی۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس استقرائی ثبوت کے انکار میں کہ کوئی فضا کسی جوہر لطیف سے خالی نہیں۔ کونسے یقینی اور قطعی دلائل ایسے شخصوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جو مجرد پول کے قائل ہیں یا قائل ہوں اگر کوئی شخص ایسا ہی اعتقاد اور رائے رکھتا ہے۔ کہ چند مادی کروں کے بعد تمام پول ہی پڑا ہے۔ جو بے انتہا ہے تو وہ ہماری اس حجت استقرائی سے صاف اور صریح طور پر ملزم ٹھہر جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ استقراء وہ استدلال اور حجت کی قسم ہے۔ جو اکثر دُنیا کے ثبوتوں کو اسی سے مدد ملی ہے۔ مثلاً ہمارا یہ قول کہ انسان کی دو آنکھیں ہوتی ہیں۔ اور ایک زبان اور دو کان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ایسا ہی اور صدہا باتیں۔ اور ہر ایک نوع نباتات اور جمادات اور حیوانات کی نسبت جو ہم نے طرح طرح کے خواص دریافت کئے ہیں۔ ان سب کا ذریعہ بجز استقراء کے اور کیا ہے۔ پھر اگر استقراء میں کسی کو کلام ہو۔ تو یہ تمام علوم درہم برہم ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ خلجان ان کے دلوں میں پیدا ہو کہ آسمانوں کا اگر کچھ وجود ہے۔ تو کیوں نظر نہیں آتا۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ ہر ایک وجود کا مرئی ہونا شرط نہیں۔ جو وجود نہایت لطافت اور اطلاف میں پڑا ہے۔ وہ کیونکر نظر آجائے۔

اور کیونکر کوئی دوربین اس کو دریافت کرسکے۔ غرض سماوی وجود کو خدا تعالےٰ نے نہائت لطیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسی کی تصریح میں یہ آئت اشارہ کر رہی ہے کہ کل فی فلک یسبحون۔ یعنی ہر ایک ستارہ اپنے اپنے آسمان میں جو اس کا مبلغ دور ہے تیر رہا ہے اور درحقیقت خدا تعالےٰ نے یونانیوں کے محدد کی طرح اپنے عرش کو قرار نہیں دیا۔ اور نہ اس کو محدود قرار دیا۔ ہاں اس کو اعلےٰ سے اعلےٰ ایک طبقہ قرار دیا ہے جس سے باعتبار اس کی کیفیت اور کمیت کے اور کوئی اعلےٰ طبقہ نہیں ہے۔ اور یہ امر ایک مخلوق اور موجود کے لئے ممتنع اور محال نہیں ہوسکتا۔ بلکہ نہائت قریں قیاس ہے کہ جو طبقہ عرش اللہ کہلاتا ہے۔ وہ اپنی وسعتوں میں خدائے غیر محدود کے مناسب حال اور غیر محدود ہو۔

اور اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کسی وقت آسمان پھٹ جائیں گے۔ اور ان میں شگاف ہو جائیں گے۔ اگر وہ لطیف مادہ ہے تو اس کے پھٹنے کے کیا معنی ہیں۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ اکثر قرآن کریم میں سماء سے مراد کل مافی السماء کو لیا ہے جس میں آفتاب اور ماہتاب اور تمام ستارے داخل ہیں۔ ماسوا اس کے ہر ایک جرم لطیف ہو یا کثیف قابل خرق ہے بلکہ لطیف تو بہت زیادہ خرق کو قبول کرتا ہے۔ پھر کیا تعجب ہے کہ آسمانوں کے مادہ میں بحکم رب قدیر و حکیم ایک قسم کا خرق پیدا ہو جائے وذالک علی اللّٰہ یسیر۔

حرس شدید سے کیا مراد ہے؟

حرس حارس کی جمع ہے جس کے معنی ہیں حفاظت کرنے والے اور شدید ان کی صفت ہے۔ اور وہ ان معنوں میں ہے کہ وہ خدمات حفاظت جو امور مفوضہ کے متعلق ان حفاظت کرنے والوں کے سپرد کی گئی ہیں۔ اپنے اپنے فرائض خدمات کی ادائیگی اور بجا آوری میں سختی کے ساتھ پابند ہیں۔ اور وہ ملائکۃ اللہ یعنی خدا کے فرشتے اور روحانی مخلوق ہیں۔ جو نظام عالم کے ظاہری اجسام اور اجرام کے لئے ایسے ہیں جیسے بدن کے لئے جان۔ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی نسبت اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں صفحہ ۱۴۱ پر فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم کی تعلیم سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ فرشتے آسمان اور آسمانی اجرام کے لئے بطور جان کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کسی شے کی جان اس شے سے جدا نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے بعض مقامات میں رمی شہب کا فاعل فرشتوں کو ٹھہرایا ہے۔ اور بعض دوسرے مقامات میں اس رمی کا فاعل ستاروں کو ٹھہرا دیا۔ کیونکہ فرشتے ستاروں میں اپنا اثر ڈالتے ہیں جیسا کہ جان بدن میں اپنا اثر ڈالتی ہے۔ تب وہ اثر ستاروں سے نکل کر ان ارضی بخارات پر پڑتا ہے جو شہاب بننے کے لائق ہوتے ہیں تو وہ فی الفور قدرت خدا تعالےٰ سے مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اور فرشتے ایک دوسرے رنگ میں شہب ثاقبہ سے تعلق پکڑ کر اپنے نور کے ساتھ یمین اور یسار کی طرف سے ان کو چلاتے ہیں۔ اور اس بات میں تو کسی فلسفی کو کلام نہیں۔ کہ جو کچھ کائنات الجو یا زمین میں ہوتا ہے۔ علل ابتدائیہ ان کے نجوم اور تاثیرات سماوی ہی ہوتی ہیں۔ ہاں اس دوسرے دقیق بھید کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ کہ نجوم کے فرشتوں سے فیضیاب ہیں۔ اس بھید کو اول قرآن کریم نے ظاہر فرمایا۔ اور پھر عارفوں کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔ غرض اس آئت سے بھی منقول طور پر یہی ثابت ہوا۔ کہ فرشتے نجوم اور آسمانی قوے کے لئے جان کی طرح ہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں کبھی نجوم کا فعل فرشتوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور کبھی فرشتوں کا فعل نجوم کی طرف کر دیا ہے۔“

پھر فرماتے ہیں:۔

”یہ تو ہم نے منقولی طور پر ثبوت دیا۔ لیکن معقولی طور پر اس بات کا ثبوت کہ نظام ظاہری میں جو کچھ امر خیر ہو رہا ہے۔ ان تمام امور کا ظہور و صدور دراصل ملائکہ کے اعمال خفیہ سے ہے۔ ان امور پر غور کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز سے اللہ جلشانہ وہ کام لیتا ہے جس کام کے کرنے کی اس چیز کو قوتیں عطا کی گئی ہیں۔ پس اب یہ خیال کرنا کہ ہر ایک تغیر اجرام سماوی اور کائنات الجو کا صرف اسباب طبیعیہ خارجیہ سے ظہور میں آتا ہے۔ اور کسی روحانی سبب کی ضرورت نہیں بالکل غیر معقول ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا۔ کہ یہ تغیرات اجرام سماوی اور حوادث کائنات الجو جو بڑے بڑے مصالح پر مشتمل اور بنی آدم کی بقا اور صحت اور ضروریات معاشرت کی اس شرط سے مدد و معاون ہیں۔ کہ ان میں افراط و تفریط نہ پایا جائے۔ اگر یہ خود بخود ہوتے۔ اور ایسی ذی شعور چیزوں کا درمیان قدم نہ ہوتا۔ جو ارادہ اور فہم اور مصلحت اور اعتدال کی رعائت کرسکتی ہیں۔ اور ہمارا اتمام کاروبار زندگی اور بقا اور ضروریات معاشرت کا صاف ایسی چیزوں پر چھوڑا جاتا۔ جو نہ شعور رکھتی ہیں نہ ادراک اور نہ مصلحت وقت کو پہچان سکتی ہیں۔ اور نہ اپنے کاموں کو افراط اور تفریط سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ اور نہ نیک انسان اور بد انسان میں فرق کرکے ہر ایک کے ساتھ ان کے مناسب حال معاملہ کرسکتی ہیں۔ تو دنیا میں اندھیر ہو جاتا اور صانع حکیم و قدیر و عادل و رحیم و کریم کا کچھ پتہ نہ لگتا۔ بلکہ یہ سلسلہ ذی روحوں کی حیات کا جو زمین پر بستی ہیں ایک دم بھی چل نہ سکتا۔ اور دنیا مع اپنے تمام لوازم کے اپنے خاتمہ کے صدمہ کو دیکھ لیتی۔ پس اس سے صاف تر اور صریح تر اور روشن تر اور کیا دلیل ہوگی۔ کہ اس آسمانی اور کائنات الجو کے سلسلہ میں وہ گڑبڑ اور اندھیر نظر نہیں آتا۔ جو اس صورت میں ہوتا جب کہ تمام مدار اس نظام کا بے جان اور بے شعور چیزوں پر ہوتا۔ سو ہمیں اس دلیل کی روشنی ملائکہ کے وجود اور ان کی ضرورت ماننے کے لئے ایسی بصیرت بخشتی ہے۔ کہ گویا ہم بچشم خود ملائکہ کے وجود کو دیکھ رہے ہیں۔

اور اگر کوئی اس جگہ یہ شبہ پیش کرے۔ کہ کیوں یہ بات روا نہیں۔ کہ ملائکہ درمیان نہ ہوں۔ اور ہر ایک چیز خدا تعالےٰ کے حکم اور اذن اور تدبیر محکم سے وہی خدمت بجا لائے۔ جو اللہ جل شانہ کا منشاء ہے۔ تو ایسا شبہ درحقیقت غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوگا۔ کیونکہ ہم ابھی پہلے اس سے لکھ چکے ہیں۔ کہ یہ بات ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ کہ اجرام علوی اور عناصر اور کائنات الجو جو ہماری بقاء اور حیات اور معاشرت کے خادم ٹھہرائے گئے ہیں علم اور شعور اور ارادہ نہیں رکھتے۔ پس صرف انہی کے تغیرات اور حوادث سے وہ کام اور وہ اغراض اور وہ مقاصد ہمارے لئے حاصل ہو جانا جو صرف عاقلانہ وزن اور تعدیل اور تدبیر اور مصلحت اندیشی سے صادر ہوسکتے ہیں بداہت ممتنع ہے خدا تعالےٰ جس چیز سے کوئی کام لینا چاہتا ہے۔ اول اس کام کے متعلق جس قدر مصالح ہیں۔ ان تمام مصالح کے مناسب حال اس چیز میں قوے رکھ دیتا ہے۔ مثلاً ایک فعل خدا تعالےٰ کا بارش ہے۔ جس کی انواع و اقسام کے اغراض کے لئے ہمیں ضرورت ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے اعمال کے موافق کبھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بارش کو عین وقتوں پر نازل کرتا ہے۔ اور افراط تفریط کے نقصانوں سے ہمارے کھیتوں اور ہماری محنتوں کو بچا لیتا ہے۔ اور کبھی دنیا پر کوئی تنبیہ نازل کرنا منظور ہوتا ہے۔ تو بارش کو جس ملک سے چاہے روک لیتا ہے۔ یا اس میں افراط و تفریط رکھ دیتا ہے۔ کبھی ایک ملک یا ایک شہر یا ایک گاؤں یا ایک قطعہ زمین کو بعض آدمیوں کو سزا دینے کے لئے اس بارش کے نفع سے بکلی محروم کر دیتا ہے۔ اور جس قدر چاہتا ہے۔ فقط اسی قدر بادل کو آسمان کی فضا میں پھیلاتا ہے۔ یہانتک کہ ایک کھیت میں بارش برستی ہے اور ایک دوسرا کھیت جو اسی کے ساتھ ملحق ہے۔ اس بارش کے ایک قطرہ سے بھی بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ اور خشک اور دھوپ میں سڑا ہوا رہ جاتا ہے۔ ایسا ہی کبھی ایک ہوا کا بگولہ ایک شہر یا ایک اقلیم یا ایک محلہ کو سخت وبا میں ڈالتا ہے۔ اور دوسری طرف کو بکلی بچا لیتا ہے۔ اسی طرح ہم ہزارہا دقیق در دقیق ربانی مصالح دیکھتے ہیں جن کو ہم بے شعور عناصر اور اجرام کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسے مصالح سے بھرے ہوئے کام صرف بیجان اور بے شعور اور بے تدبیر اجرام اور عناصر اور دوسری کائنات الجو سے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ بے شک خدا تعالےٰ اس بات پر تو قادر تھا۔ کہ ان چیزوں سے یہ سب کام لے لیتا۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا۔ تو اول ان چیزوں کو فہم اور ادراک اور شعور اور وضع الشئی فی محلہ کی عقل بخشتا اور جبکہ یہ ثابت نہیں تو پھر ضرور تاً یہ ثابت ہے۔ کہ ان کے ساتھ در پردہ اور چیزیں ہیں۔ جن کو وضع الشئی فی محلہ کی عقل دی گئی ہے۔ اور وہی ملائک ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص جو خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کو رحیم اور کریم اور مدبّر اور عادل سمجھتا ہے وہ ہرگز ایسا خیال نہیں کرے گا کہ اس حکیم و کریم نے اپنی ربوبیت کے نظام کا تمام کارخانہ ایسی چیزوں کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ جن کو نیک و بد کی شناخت عطا نہیں ہوئی۔ اور تدابیر اور تعدیل اور مصلحت شناسی کی قوتیں بخشی نہیں گئیں۔ ہاں ایک طبعی اور دہری جو خدا تعالےٰ کے وجود سے ہی منکر ہے ضرور ایسا خیال کرے گا۔ مگر وہ ساتھ ہی غفلت کی وجہ سے یہ بھی کہے گا۔ کہ جو کچھ اجرام سماوی یا عناصر اور کائنات الجو سے ظہور میں آ رہا ہے وہ بروفق حکمت اور مصلحت نہیں ہے اور نہ خدا موجود ہے۔ تا اس کو حکمت اور مصلحت سے کام کرنے والا مان لیا جائے۔ بلکہ اتفاقاً اجرام علوی اور سفلی کے حوادث اور تغیرات سے کبھی خیر اور کبھی شر انسانوں کے لئے پیش آ جاتی ہے۔ سو اس کے قائل کرنے کے لئے الگ طریق ہے جو بہت صاف اور جلد اس کا مونہہ بند کرنے والا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے زبردست کام اور پیشگوئیاں جو ربانی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جو ملہموں اور رسولان الٰہی کو دی جاتی ہیں۔ اللہ جلشانہٗ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ جمیلہ جلیلہ پر دلالت قویہ قطعیہ یقینیہ رکھتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ دنیا میں صدق دل سے خدا تعالےٰ کو طلب کرنے والے اور اس کی معرفت کی راہوں کے بھوکے اور پیاسے بہت کم ہیں۔ اور اکثر ایسے لوگوں سے دنیا بھری پڑی ہے۔ جو پکارنے والے کی آواز نہیں سنتے۔ اور بلانے والے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جگانے والے کے شور سے آنکھیں نہیں کھولتے۔ ہم نے اس امر کی تصدیق کرانے کیلئے خدا تعالےٰ سے فضل اور توفیق اور اذن پا کر ہر ایک مخالف کو بلایا۔ مگر کوئی شخص دل کے صدق اور سچی طلب سے ہماری طرف متوجہ نہیں ہوا۔ اور اگر کوئی متوجہ ہوتا یا اب بھی ہو۔ تو وہ زندہ خدا جس کی قدرتیں ہمیشہ عقلمندوں کو حیران کرتی رہی ہیں۔ وہ قادر قیوم جو قدیم سے اس جہان کے حکیموں کو شرمندہ اور ذلیل کرتا رہا ہے۔ بلاشبہ آسمانی چمک سے اس پر حجت قائم کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

جو مخالفین کے نزدیک بھی پوری ہو چکی ہیں

پچھلے دنوں میں ایک ٹریکٹ اظہار حق کے مختلف اعتراضات کے جوابات نہایت شرح و بسط سے دے چکا ہوں۔ اب میں ٹریکٹ مذکور کے ایک دوسرے پہلو کو ناظرین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اور مولوی سمیع اللہ صاحب فاروقی مؤلف ٹریکٹ اظہار حق کی مثال ان مولویوں حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو احمدیت پر صرف ہنسی تخول اور تمسخر کے رنگ میں اعتراض کرتے ہیں۔ نہ کہ صداقت کو معلوم کرنے کے لئے۔ مولوی صاحب موصوف ان لوگوں میں سے معلوم ہوتے ہیں۔ جو صداقت کو پانے کے لئے نیک نیتی سے اعتراض کرتے ہیں۔ اور صداقت کے ظاہر ہو جانے پر اس کا اعتراف بغیر کسی جھجکنے کے کر لیتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے جہاں اپنے ٹریکٹ میں وہ اعتراضات پیش کئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں روک تصور کرتے تھے۔ وہاں وہ اس صداقت کے ظاہر کرنے سے بھی نہیں رک سکے جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نظر آئی۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

”بعض پیشگوئیاں ایسی بھی ہیں جو حیرت انگیز طریق پر پوری ہوئی ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ایک شخص کئی کئی سال پہلے ایسی محیر العقول باتیں کہہ دے جن کی نسبت بظاہر کوئی قرائن بھی موجود نہ ہوں۔“

”بعض پیشگوئیاں واقعی محیر العقول ہیں جنہیں ہم درج ذیل کرتے ہوئے علمائے اسلام سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ایک معمولی انسان جس کا خدا تعالےٰ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ کیونکر بعض آنے والے واقعات کی خبر کئی سال پیشتر دے سکتا ہے۔“ (صفحہ ۱۳ اظہار حق)

”مرزا صاحب کی پیشگوئیاں“ کے زیر عنوان سترہ ایسی پیشگوئیاں نقل کی ہیں۔ جو ان کے خیال میں بھی لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہیں۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں درج کرتے ہوئے جہاں مولوی صاحب سے اتنی عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ اگر وہ احمدیت کے متعلق مزید مطالعہ جاری رکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف سترہ ہی نہیں بلکہ بیشمار پیشگوئیاں سنت اللہ کے ماتحت پوری ہو چکیں۔ اور باقی اپنے وقت پر پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ وہاں علمائے اسلام سے بھی مولوی صاحب موصوف کے الفاظ میں یہ مؤدبانہ درخواست کرونگا۔ کہ وہ جذبات سے قطع نظر فرماتے ہوئے دلائل سے ثابت کریں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں کا ظہور کسی ایسے انسان سے کیونکر ہو سکتا ہے جو اپنے دعوے میں سچا نہ ہو۔

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

”۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کو معلوم ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی مرنے سے پہلے میرا مومن ہونا تسلیم کر لیں گے۔ اس پیشگوئی کے پورے بیس برس بعد ۱۹۱۴ء میں جبکہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے چھ برس گذر چکے تھے۔ گوجرانوالہ کی ایک عدالت میں بیان دیتے ہوئے تسلیم کر لیا۔ کہ فرقہ احمدیہ بھی قرآن اور حدیث کو مانتا ہے۔ اور ہمارا فرقہ کسی ایسے فرقے کو جو قرآن اور حدیث کو مانے کافر نہیں کہتا۔“ (مقدمہ نمبر ۳۰ عدالت لالہ دیوکی نندن)

واضح ہو کہ مولوی محمد حسین بٹالوی مرزا صاحب کے سخت مخالف تھے۔ حتےٰ کہ آپ نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے۔ عین اس زمانہ میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ مولانا موصوف وفات سے قبل میرا مومن ہونا تسلیم کر لیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مولوی صاحب کو عدالت میں یہ بیان دینا پڑا۔ کہ ان کا فرقہ جماعت مرزائیہ کو مطلقاً کافر نہیں کہتا۔ یہ ایک ایسا بدیہی نشان ہے۔ جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔“

(اظہار حق صفحہ ۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ پنڈت لیکھرام کی مرزا صاحب نے پیشگوئی کی اور کہا کہ عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یعنی لیکھرام کی وفات اور عید کا دن متصل ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا اور پنڈت لیکھرام عید کے دوسرے دن مقتول ہوئے یقیناً یہ بات انسان کے بس کی نہیں ہے۔ ایک شخص عرصہ پہلے یہ کہدے کہ فلاں شخص فلاں موقع پر قتل ہوگا اور پھر ایسا ہی ہو یقیناً اس قسم کے واقعات انسانی عقل سے بہت بالا ہیں۔ (ص۱۵)

۳۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور جلسہ مذاہب ہونے والا تھا جس میں دوسرے مذاہب کے نمائندوں کے علاوہ مرزا صاحب نے بھی تقریر کرنی تھی۔ عجیب بات یہ ہے کہ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو مرزا صاحب کو بقول ان کے اللہ تعالیٰ نے اطلاع ملی کہ ان کا مضمون سب سے بلند رہے گا نتیجہ یہ ہؤا کہ مرزا صاحب کا مضمون سب پر غالب رہا۔ اور سول ملٹری گزٹ پنجاب اور اندر بزور اور دوسرے اخباروں نے صاف صاف لکھ دیا۔ کہ مرزا صاحب کا مضمون بہت بلند تھا۔ خود صدر جلسہ نے جلسہ کی کارروائی کی جو رپورٹ مرتب کی اس میں بھی مضمون کی خوبیوں کا اعتراف کیا۔ (ص۱۵)

۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں آپ کو اطلاع ملی کہ تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد۔ اس پیشگوئی کے تھوڑا ہی عرصہ بعد شاہ ایران تخت سے معزول ہو گئے۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں آپ کو اطلاع ملی کہ "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بہ حالِ زار" یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ زار اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ روس کے کروڑہا بندگانِ خدا پر خود مختارانہ حکومت کر رہا تھا۔ لیکن چند ہی سال بعد انقلاب روس کی جو گت بنی وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا خود مختار بادشاہ پابجولاں ہے۔ اس کے خاندان کے تمام ارکان پابند سلاسل ہیں اور باغی اپنی سنگینوں اور بندوقوں سے خاندان شاہی کے ایک ایک رکن کو ہلاک کرتے ہیں۔ جب زار کے تمام بچوں اور بیوی کو باغی تڑپا تڑپا کر مار چکتے ہیں تو زار کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کر دیتے ہیں۔

۶۔ ۱۸۹۱ء میں آپ کو اطلاع ملی کہ "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا اور تیرا ذکر بلند کرونگا" اس وقت بظاہر اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے کوئی اسباب موجود نہ تھے۔ لیکن ہم حیرت سے دیکھتے ہیں۔ کہ اس بے کسی کے عالم میں کی ہوئی پیشگوئی آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ اور مرزائیت دنیا کے دور دراز ممالک میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ یورپ کے قریباً تمام ممالک میں مرزائی مبلغ پہنچ چکے ہیں اور بڑے بڑے لوگ مرزائیت کے حلقہ بگوش بن رہے ہیں۔ اگرچہ یہ باتیں بادی النظر میں معمولی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں ایک شخص کا اتنا بڑا دعویٰ کر دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ چند سال بعد مرزائیوں میں اتنی قوت و طاقت پیدا ہو جائے گی کہ وہ لاکھوں روپیہ سالانہ کے خرچ سے اپنے مبلغ بلاد یورپ میں بھجوا دینگے اور پھر کون سمجھ سکتا تھا کہ بڑے بڑے لارڈ مرزائیت کو قبول کریں گے۔"

(اظہار حق ص۲۴) زمانہ کتنا ہی مخالفت کرے کتنا ہی طوفان برپا کرے۔ کتنا ہی لوگوں کو سچائی سے دور رہنے کے لئے ورغلائے۔ لیکن آخر صداقت صداقت ہی ہے۔ جو اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہا وہ زمانہ کہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام تک سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔ دشمنوں کے لغو پروپیگنڈا کے مطابق حضور کی تعلیم پر پھبتیاں اڑاتے تھے۔ اور آپ کے الہامات اور پیشگوئیوں کو نعوذ باللہ شیطانی وساوس قرار دیتے تھے۔ لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ قلوب سچائی کی طرف خود بخود کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم۔ اور آپ کی جماعت کے کارہائے نمایاں پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور آپ کی پیشگوئیوں اور الہامات کو پورا ہوتے دیکھ کر حق پسند لوگ ان کی سچائی پر یقین کرنے لگے ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فتح و کامیابی کا عظیم الشان ثبوت ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

خاکسار۔ خواجہ عبد الحمید ضیاء آنٹ ڈیرہ غازیخان

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست

(۱۲)

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جن احباب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

نام	رقم	نام	رقم
بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت انبالہ شہر	۱۰۰/-	احمدیہ کریام	۷۰/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰/-	چوہدری مہر خان صاحب	۶۵/-
بابو عبد الحلیم صاحب معہ اہل وعیال "	۴۵/-	" عبد الرحمٰن خان صاحب	۶۲/۲/-
" عبد المجید صاحب " " "	۴۰/-	" عبد الغنی صاحب	۳۵/-
شیخ عبد اللہ صاحب سوداگر معہ اہلیہ "	۱۰۵/-	دفعدار میجر غلام حسین صاحب	۳۰/-
بابو کرامت اللہ صاحب عرف ننھے خاں صاحب	۱۱۱/-	چوہدری فیض محمد خان صاحب	۱۷/-
حکیم گلزار محمد صاحب کھرڑ	۴۸/-	ماسٹر محمد یوسف علی خان صاحب	۱۴/-
" شاہ نواز صاحب "	۲۲/-	میاں ہادی حسین صاحب	۱۵/-
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کسولی	۲۰/-	مرزا خدا بخش صاحب	۱۰/-
بابو محمد شریف صاحب "	۱۰/-	چوہدری عبد الحبیب صاحب	۹/-
" محمد بخش صاحب ومسٹر علی محمد صاحب	۱۰/-	دفعدار عابد علی خان صاحب	۷/۸/-
منشی عبد الرحیم صاحب معہ اہلیہ	۱۱/-	ڈاکٹر ولی اللہ صاحب معہ اہل وعیال پونا	۴۰/۴/-
عبد المجید صاحب	۷/-	غلام یٰسین صاحب	۵/-
محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ میاں رفیق احمد صاحب	۸/-	لفٹنٹ چوہدری نظام الدین صاحب	۱۰۰/-
مولوی عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ	۲/۴/-	ڈاکٹر مزمل حسین صاحب	۱۰/-
میاں محمد تقی صاحب	۲/-	خلیفہ علیم الدین صاحب	۲۵/-
حاجی غلام احمد خان صاحب امیر جماعت			

(باقی)

(ناظر بیت المال قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدم پتہ موصیان

ہر موصی کا فرض ہے۔ کہ اپنے تبدیلی پتہ کی اطلاع دفتر ہذا میں دیتا رہے۔ لیکن اکثر موصی پروا نہیں کرتے۔ چنانچہ حسب ذیل بقایا داران کے نام رجسٹری نوٹس بھیجے گئے جو عدم پتہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گئے ہیں۔ یہ موصی اپنے پتہ سے جلد از جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور اپنا بقایا صاف کریں۔ ورنہ پندرہ دن انتظار کرنے کے بعد ان کی وصایا یا منسوخی کے لئے پیش کر دی جائیں گی۔

(۱) میاں عبد اللہ صاحب کھماچوں ضلع جالندھر

(۲) ملک نواب خان صاحب خوشاب۔ ضلع شاہپور۔

(۳) محمد الدین صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

203

(۴) عبداللہ خان صاحب ولد خیر الدین صاحب آف مالیر کوٹلہ حال محمود آباد فارم سندھ
(۵) سید علی اصغر صاحب چک ۱۱۶ سرگودھا حال احمد آباد اسٹیٹ سندھ
(۶) مرزا برکت علی صاحب گوجرانوالہ حال برنگ لاہور
(۷) بابو محمد انشاء اللہ خان صاحب ساکن کڑیانوالہ گجرات حال بکنگ کلرک دہلی۔
(۸) مستری پیر اندتہ صاحب ساکن بنیاں ضلع گجرات
(۹) میاں حسن دین صاحب درزی وہاڑی منڈی
(۱۰) عنایت اللہ صاحب چک $\frac{39}{120}$ ضلع منٹگمری
(۱۱) مستری حسن دین صاحب نجار قادیان
(۱۲) میاں ہدایت اللہ صاحب کاتب قادیان
(۱۳) مستری شریف احمد صاحب ٹھیکیدار قادیان

} یہ صاحب بالکل علم پتہ ہیں۔ ان کو نوٹس بھیجا ہی نہیں جا سکتا۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

موصی صاحبان کا سالانہ حساب

اکثر موصی احباب جو حصہ آمد کی وصیت کرتے ہیں۔ فارم وصیت میں اپنی موجودہ ماہوار آمد کی ایک مقدار درج فرماتے ہیں۔ اور دفتر ہذا اس کے مطابق کھاتہ میں سال تمام کا مطالبہ قائم کر لیتا ہے۔ مثلاً ایک موصی نے پچاس روپیہ ماہوار حصہ آمد درج کیا ہے۔ تو صرف ماہوار کے حساب ساٹھ روپے سالانہ ہوئے لیکن بعض احباب ماہوار حصہ آمد کو باقاعدگی کے ساتھ ادا نہیں فرماتے۔ اور دفتر کی یاد دہانیاں ان پر کچھ اثر نہیں کرتیں۔ کسی سال میں دو تین ماہ کسی میں تین چار ماہ کا چندہ حصہ آمد بھیجدیا۔ اس طریق سے بقایا کی خاصی مقدار ہر سال ان کے نام بڑھتی گئی۔ ہر سال کے آخر پر دفتر نے سالانہ حساب بھیجتے وقت بقایا سے ان کو اطلاع دی مگر بقایا کی ادائیگی کا انکو کچھ فکر نہیں ہوا۔ آخر دفتر تنگ آ کر جب سختی سے مطالبہ شروع کرتا ہے۔ تو ان کو کچھ فکر پیدا ہوتا ہے۔ اور دفتر پر الزام دینے شروع کر دیتے ہیں۔ کہ آپ کا حساب بالکل غلط ہے۔

ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے سالانہ حسابات کو اچھی طرح ملاحظہ فرمالیا کریں۔ اور اپنی جگہ بھی حساب کی یادداشت پوری پوری رکھیں۔ اور جب یا جس سال خدانخواستہ آمد میں کمی ہو۔ دفتر کو فوراً اطلاع دیں تا اس کے مطابق مطالبہ میں بھی کمی کر دی جائے۔ اسی طرح وہ احباب جن کی آمد میں اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ترقی فرما دے۔ ان کو بھی اطلاع کرنی چاہیئے تاکہ اسی قدر ان کی آمد میں ایزادی درج کر لی جائے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

تحریک جدید نیک نامی کی ضمانت ہے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تحریک جدید کی شان یہ ہے کہ اس میں حصہ لینے والے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ چونکہ اس میں لگاتار قربانی اس قابل بنا دیگی کہ ان کا نام رہتی دنیا تک تاریخ احمدیت میں قائم رہیگا۔ اس لئے ہر وہ شخص جو اس تحریک میں شامل ہے۔ اس کا پہلا فرض ہے کہ وہ نہ صرف سال پنجم کا وعدہ ۳۰ نومبر تک جو آخری میعاد ہے پورا کر دے۔ بلکہ یہ بھی محاسبہ کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا گذشتہ چار سالوں میں بھی شامل ہیں۔ یا نہیں۔ اگر کوئی دوست گزشتہ کسی سال شمولیت نہ اختیار کر سکے ہوں تو اب کر لیں۔

تحریک جدید کی یہ اعلےٰ شان احباب کو جلد ادائیگی کیطرف متوجہ کر رہی ہے۔ اور دوست اپنے پاس روپیہ نہ پاکر اپنی جائداد تحریک جدید کے نام منتقل کر رہے ہیں۔ چنانچہ کئی دوست اپنی زمین تحریک جدید کے نام دے چکے ہیں۔ تا ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں کی فہرست میں آجائے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں۔ میں نے کوشش کی کہ وقت پر تحریک جدید کا چندہ پیش کر دوں۔ مگر قاصر رہا۔ دل کو ایک رنج ہے۔ جو بیان سے باہر ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ آخر یہ سوچا کہ خاکسار کی زمین کے دو ٹکڑے قادیان میں ہیں۔ وہی اپنے وعدے میں پیش کر دوں تا یہ فرض ادا ہو جائے۔ آپ موجودہ نرخ سے اندازہ کر کے بتلائیں تا وہ دو ٹکڑے ڈیڑھ گھماؤں زمین کے دیکر ان کا داخل خارج کرا دوں۔ آپ ان کو ہبہ کر کے رقم میرے چندہ تحریک جدید میں داخل فرمالیں۔ میرے اس کے سوا اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جماعت میں یہ اعلےٰ درجے کے اخلاص کی دلیل ہے کہ مخلصین اپنے پاس روپیہ نہ ہونے کے باوجود اپنی جائداد کا دیدینا ایک نہایت معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکی قربانیوں کو قبول فرمائے اور انکو اپنے فضل کی چادر میں ڈھانپ لے۔ دوست ۳۰ نومبر کو جو ادائیگی کی آخری تاریخ ہے یاد رکھیں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ الفضل کا

سلور جوبلی نمبر

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

شائع ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

بزرگان سلسلہ علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام ہوگا

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ نہ صرف ہر احمدی اس پرچہ سے مستفید ہو۔ بلکہ دوسروں کو بھی بطور تحفہ دیا جا سکے۔ اشتہار دینے والے احباب ابھی سے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لیں۔ کیونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہوں گے۔ مینیجر الفضل قادیان